لاشے پامال ہوئے لٹنے لگی آلِ عبا
پھر سے اکبار مکاں فاطمہ زہراؑ کا جلا
ہو گئے قید سب اولادِ رسولؐ دو سرا
بیٹیاں فاطمہ زہراؑ کی ہوئیں بے پردا
ایک رسی میں گلے چھوٹے بڑے باندھے گئے
خوں بہا بچی کا، کانوں سے گہر چھینے گئے
چادریں اہلِ حرم کی چھنیں اسباب لٹے
بندھ گئے اک رسنِ ظلم میں سب بارہ گلے
کو بہ کو ہائے اسیروں کو لعیں لے کے چلے
مجمع اشرار کا اور اہلِ حرم سر تھے کھلے
بیٹیاں احمدِؐ مرسل کی تھیں بازاروں میں
ہائے بے مقنع کھڑی کی گئیں درباروں میں
بس کہ سلطاںؔ ہوئے اہلِ فلک سب بیتاب
غم میں احمدؐ کے نواسہ کے نہیں دل میں تاب
عرش سے خون برستا ہے زمیں ہے خوناب
ماذنہ روتا ہے اور گریہ کناں ہے محراب
کر دعا صدقہِ شبیرؑ قلم مل جائے
مرثیہ گوئی کا سلطاںؔ کو علم مل جائے

www.emarsiya.com

شہدائے کربلاؑ

ناصرانِ حیدر و زہراؑ تھے احبابِ حسینؑ
آگے اصحابِ نبی سے حسن مآبِ حسینؑ
عشق کے مصحف کتابِ عزم کے بابِ حسینؑ
تھے شہادت کے افق پر سارے مہتابِ حسینؑ
عزم و ہمت کی ہیں یہ سیرت ہمارے واسطے
ان پہ رونا ہو نہ کیوں نعمت ہمارے واسطے
پھر چلے ہونے فدا مقتل میں انصارِ حسینؑ
حرؑ بھی ابنِ مظاہرؑ تھے فداکارِ حسینؑ
تھے سعیدؑ و جونؑ و ابنِ قینؑ دیندارِ حسین
عشق میں تھے وہب کلبیؑ آج سرشارِ حسینؑ
سب نے حبِّ شاہ کو اپنے لہو سے باد دی
شاہ نے عزمِ وفاداری کی ان کے داد دی

ایک اک ناصر شہِ ذیشاں کا مقتل کو گیا
دشمنِ دیں سے ہر اک فرطِ شجاعت سے لڑا
دو پہر تک ہو گیا ویران سب نخلِ وغا
سب نے خوش ہو کر شہادت کا پیا جامِ وفا

رن کو ہر آوازِ ناصر پر مدد کو جاتے تھے
شاہِ دیں ہر لاش کو خیمہ میں لیکے آتے تھے

سب رفیقانِ وفا جب جانبِ عقبا گئے
کہتے تھے شہ لاشۂ انصار سے تم کیا گئے
چھوڑ کر اس بیکس و مظلوم کو تنہا گئے
کربلا کے بن میں چشمِ زندگی دھندلا گئے

تم بنا جینا یہ اے شیروں مرا بیکار ہے
منتظر میرے لئے اب خنجر و تلوار ہے

یہ بیاں شہ کے دلِ عباسؑ کو تڑپا گئے
ثانیِ حیدرؑ کا یہ خونِ وفا گرما گئے
ظلمِ مقتل میں حفاظت کو اعزا آ گئے
اک پہر میں آسمانِ عزم پر یہ چھا گئے

سامنے آقا کے وہ فولاد کی دیوار تھے
سب سے آگے بہرِ قربانی علمبردار تھے

www.emarsiya.com

آئے زینبؑ کے دلارے رن میں پھر بہرِ وغا
کس دلیری سے لڑے میدان میں وہ باوفا
وہ شجاعت کے دھنی تھے ایک سے اک تھا سوا
لڑتے لڑتے فوج سے وہ ہو گئے دونوں جدا

نرغۂ کثرت ہوا، فوجِ عدو میں گھر گئے
شاہ کو دے کر صدا دونوں زمیں پر گر گئے

لائے لاشوں کو جو مقتل سے شہِ ہر دوسرا
خوں میں غلطاں دیکھ کر ماں نے کیا شکرِ خدا
دودھ بخشا اور رو رو کر یہ بیٹوں سے کہا
سرخرو ماں کو کیا اے میرے بیٹو مرحبا

کیا ہوا تم کو جو مجرے کو بھی لب کھلتے نہیں
ماموں جاں ہیں پاس اور تعظیم کو اٹھتے نہیں

پھر ہوا تاراج رن میں خاندانِ مصطفیٰؐ
ایک کے بعد اک چھدا مقتل میں قلبِ مرتضیٰؑ
آ گیا زیرِ خزاں سب گلستانِ فاطمہؑ
چھوڑ کر قبروں کو آئے پنجتنؑ کرب و بلا

قلبِ زہراؑ کے تھے ٹکڑے ہر طرف میدان کے
خون میں ڈوبے ہوئے اوراق تھے قرآن کے

لاشِ ششماہا کہیں قلبِ علی اکبرؑ کہیں
ٹکڑوں ٹکڑوں میں سراپا قاسمؑ مضطر کہیں
ہیں کہیں شانے تو لاشِ ثانیِ حیدرؑ کہیں
ہیں کہیں پر ننگے سر مقنع کہیں چادر کہیں
العطش کی ہے صدا معدوم، چپ کہرام ہے
جل چکے خیمے غریبانِ حرم کی شام ہے
لاشۂ بے سر ہیں یا بکھرا ہوا فرقان ہے
بے کفن میدان میں بحرین کا مرجان ہے
خوں چکاں قلبِ محمدؐ خوں بھرا قرآن ہے
ظلم سے بے جاں ہوا جو فاطمہؑ کی جان ہے
کربلا میں ہے مصیبت کی فضا چھائی ہوئی
ہر طرف پامال لاشے موت گھبرائی ہوئی
خونِ حلقِ اصغرؑ بےشیر کو سب کا سلام
مصطفیٰؐ کی خوں بھری تصویر کو سب کا سلام
سر بریدہ لاشۂ شبیرؑ کو سب کا سلام
بے ردائی سرِ ہمشیر کو سب کا سلام
وقت کا آمر ہے لرزاں عابدؑ بیمار سے
نیندیں اسکی اڑ گئیں زنجیر کی جھنکار سے

www.emarsiya.com

ہے منافق ہی وہ اس نعمت پہ جو شیدا نہیں
جس میں اشکِ غم نہیں وہ مردُمِ بینا نہیں
ہم کو اس غم کے بنا منظور یہ جینا نہیں
مفتیِ بدعت کبھی بھی اشک یہ سستا نہیں
دیکھنا یہ آخرت میں ماہ و اختر بن گیا
دامنِ زہراؑ میں جب آیا تو گوہر بن گیا
ہے دعا سلطانِ عاصی کی حضورِ کبریا
خوابِ غفلت میں جو ہے یہ امتِ خیرالورا
نیند سے بیدار کر دے اس کو بہرِ مصطفیٰؐ
کر دے ھل من کی صدا سے قوم کو پھر آشنا
زورِ بازو، صف شکن کی ضربتِ شمشیر کا
اس کے دل میں سوز دے تو سجدۂ شبیرؑ کا